ملک احمد سرور

اسلام کی پھیلتی ہوئی روشنی

☆ **کینیا میں ۴۸۲ افراد کا قبول اسلام**: رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے جریدے ''العالم الاسلامی'' کے مطابق کینیا کے قریب ''مرسا بیٹ'' نامی علاقہ میں ۴۵۰ افراد نے حال ہی میں اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔''افریقی مسلمز سوسائٹی'' کے صدر دفتر سے ایک دعوتی قافلہ اس خطۂ ارضی کی طرف گیا اور قریباً ۱۸ دن وہاں مقیم رہا، اس دوران میں اس نے اسلامی موضوعات پر کئی تقاریر و محاضرات کا اہتمام کیا۔ ارکانِ اسلام بالخصوص نماز، روزہ، زکوٰۃ کی عملی مشق بھی کرائی۔ نومسلموں کے اس خطہ میں ۱۳۲ افراد نے دعوتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق کینیا ہی کے علاقہ ''غبرا'' میں قریباً ۳۲ افراد نے اپنے آپ کو دامن اسلام سے وابستہ کرلیا ہے۔

☆ **تھائی لینڈ میں اسلامی بیداری**: جنوبی تھائی لینڈ میں ''جالا'' میں واقع اسلامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر اسماعیل لطفی نے بتایا ہے کہ تھائی لینڈ میں بدھ مذہب کے ماننے والے خاصی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں پانچ ہزار سے زائد افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ دعوت وتبلیغ کے کام کو مزید فعال بنانے کی ضرورت ہے اور ایسے ماہر مبلغین اور داعیانِ اسلام کی توجہ اس خطہ کی طرف مبذول کرانا چاہیے جو اسلام کی صحیح تصویر عوام کے سامنے پیش کرسکیں۔ ڈاکٹر لطفی نے بتایا کہ ۱۹۹۸ء سے جب ملک میں اظہار خیال اور دین و مذہب سے متعلق آزادی حاصل ہوئی تو دعوت اسلامی کو ایک حد تک فروغ حاصل ہوا۔ اگر تھوڑی سی بھی کوشش اور محنت کا سلسلہ جاری رہا تو جلد ہی ان شاءاللہ پورے ملک میں اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ تھائی لینڈ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے بتایا کہ یہ یونیورسٹی ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں قائم ہوئی تھی اور اس سال ان شاءاللہ اس کا پہلا گروپ سند فراغت حاصل کرے گا، جو اس خطہ میں دعوت وتبلیغ کے کام کو آگے بڑھانے میں ممد ومعاون ہوگا اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر وتشکیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا۔

☆ **مڈغاسکر اور تنزانیہ میں قبول اسلام**: مڈغاسکر کے ''بونیہ رانتا'' نامی گاؤں کے ۱۵ افراد نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔ ان میں تیرہ افراد مسجد المتقین کی افتتاحی تقریب میں علی الاعلان کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئے اور بڑی تعداد مطالعہ اسلام میں مشغول ہے۔ جن لوگوں نے اسلام قبول کیا انہوں نے قبول اسلام کے فوراً بعد اسلامی نام رکھ لیے، لیکن یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ ان میں سے اکثر کے نام پہلے ہی سے اسلامی تھے۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق ''مڈغاسکر'' کے علاقہ ''مناکرا'' کے قریباً ۱۹ افراد نے بھی اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔ بعض نے ابھی صرف ارادے ظاہر

کیے ہیں اور ان کا رجحان ومیلان اسلام کی طرف بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی یہ لوگ بھی ان شاء اللہ اسلام قبول کر لیں گے۔ اسی طرح تنزانیہ کے ماساوی قبیلہ کے ۶۰ افراد نے بھی اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے' ان کے قبول اسلام سے دیگر افراد پر بہت گہرے اثرات پڑے ہیں، جوان شاء اللہ ایک نہ ایک دن رنگ لائیں گے۔ (بشکریہ تعمیر حیات)

☆ **جمہوریہ بنین میں ۸ ہزار افراد کا قبول اسلام:** رابطہ عالم اسلامی کے شائع ہونے والے جریدہ ''العالم الاسلامی'' کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ چار مہینوں کے دوران میں ''جمہوریہ بنین'' کے سات ہزار سات سو چوبیس افراد نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔ ''افریقی مسلمز سوسائٹی'' کے ذریعے اتنی بڑی تعداد نے اسلام میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ سوسائٹی نے اس سے پہلے ان خطوں میں کئی دعوتی قافلے روانہ کیے۔ ان قافلوں نے کئی مہینوں تک وہاں کیمپ لگایا۔ رفتہ رفتہ تین ماہ کے اندر بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

''بورکینا فاسو'' میں بھی اسی سوسائٹی کے زیر انتظام پانچ دن کے سفر پر ایک جماعت گئی، اس نے ''زوندیگو'' نامی علاقہ کو اپنی دعوتی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ رپورٹ کے مطابق یہ وہ علاقہ ہے، جہاں مسیحی مشنریوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے۔ لیکن اس ظلمت کدہ میں بھی قریباً ۶۰ افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔

☆ **برطانوی مفکر ''مارٹن لنجر'' کا قبول اسلام:** نومسلم ''مارٹن لنجر'' اپنے خاندان کے دوسرے افراد کی طرح عیسائیت کے ماننے والے تھے۔ پشتوں سے ان کا خاندان اسی مذہب پر قائم تھا۔ ان کی پرورش و پرداخت بھی اسی ماحول میں ہوئی۔ جب وہ انگلینڈ کی آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات میں زیر تعلیم تھے تو انہوں نے ادیان و مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ بھی شروع کر دیا۔ دوران مطالعہ جب مذہب اسلام کی تصویر ان کے سامنے آئی تو انہوں نے اسلام کو ایک ایسا نظام حیات پایا جو عقل و دل اور شعور و وجدان دونوں سے ہم آہنگ ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ''جب میں نے اسلام کا مطالعہ کیا تو اسلام کے صاف اور شفاف آئینہ میں مجھے میری تصویر جھلکتی ہوئی نظر آئی اور یہ احساس ہوا کہ میں اب حقیقی انسان ہوں۔ پہلے میری زندگی بہیمانہ طریقہ پر گزر رہی تھی۔ اسلام فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے''۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ''قدرت کا فیصلہ میرے حق میں یہ تھا کہ میں دامن اسلام سے وابستہ ہو جاؤں، اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اللہ کے فیصلہ میں کوئی ردّ و بدل کرنے والا نہیں''۔

مارٹن لنجر نے الجزائر کے ایک عالم دین شیخ محمد علوی جو سوئٹزرلینڈ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔ ان کا مسلم نام ابوبکر سراج الدین ہے۔ انہوں نے اپنے قبول اسلام کے اسباب و محرکات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میری شخصیت کی تشکیل اور مجھے اسلام کے قریب کرنے میں ایک نومسلم مصنف کی کتابوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کا نام شیخ عبدالواحد یحییٰ مصری ہے۔ ان کی کتابوں کو پڑھ کر میرے اندر ان سے ملنے کا داعیہ پیدا ہوا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں، میں نے مصر کا سفر کیا۔ وہ ایک بڑے عالم دین اور شریعت حقہ پر عمل کرنے والے ہیں۔ زہد و تقویٰ ان کا شعار ہے۔ زہد

سے دنیا و مافیہا سے عدم استفادہ مراد نہیں بلکہ دنیاوی اسباب و وسائل کو ضرورتاً استعمال کرتا ہے، لیکن قلب کو ان کی آلائشوں سے پاک و صاف رکھنا ہے۔ مارٹلن لنجر نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی، اس کے بعد فرمایا کہ ''زہد کا یہ معنی رسول اکرم ﷺ کی ان احادیث سے ماخوذ ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٌ'' دنیا میں ایک اجنبی شخص اور مسافر کی طرح زندگی گزارو اور ''اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْیَا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا'' میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی سی ہے جس نے کسی سایہ دار درخت کے نیچے تھوڑی دیر آرام کیا پھر وہاں سے کوچ کر گیا۔ زہد کے یہی معنی میں نے شیخ عبدالواحد یحییٰ سے سنے ہیں'' (بشکریہ: محمد فرمان نیپالی ندوی، تعمیر حیات لکھنو)

☆ **اسرائیل کے یہودی خاندان کا قبولِ اسلام:** اسرائیل کے ایک یہودی خاندان نے انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے دوران میں ایک عرب عالم دین سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق امریکہ میں چار سال قبل اسرائیل سے آنے والے یہودی بنیاد پرست اور شاس پارٹی کے رکن یوسف کوہین نے اپنی اہل خانہ سمیت ایک عرب عالم دین کے ساتھ انٹرنیٹ پر گفتگو کے بعد اسلام قبول کر لیا۔

☆ **انڈونیشیا کے ۵ ہزار عیسائیوں کا قبولِ اسلام:** سعودی عرب کی دعوتی تنظیم ''اسلامک ریلیف آرگنائزیشن'' کے دعوتی کام کے نتیجے میں جزائر ملوکا میں انڈونیشیا کے پانچ ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انڈونیشیا کے ان جزائر میں اس تنظیم کے ۱۵۰ مبلغین دعوتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

☆ **ڈنمارک میں قبولِ اسلام کی رفتار:** ڈینش ایجنسی (Danish Agency) کی ایک مطالعاتی رپورٹ کے مطابق ڈنمارک میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کم از کم ایک باشندہ روزانہ اسلام قبول کرتا ہے۔ کوپن ہیگن یونیورسٹی کے ریکارڈ کے مطابق اسلامی مطالعہ میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد میں ۶۰ فیصد اضافہ ہوا۔

☆ **نیوزی لینڈ میں مسلمان رکن پارلیمنٹ:** ۳۹ لاکھ آبادی کے ملک نیوزی لینڈ میں تقریباً ۲۴ ہزار مسلمان آباد ہیں۔ ۱۱۷ رکنی نو منتخب اسمبلی میں ایک مسلمان چہرہ بھی منتخب ہوا ہے جس نے ۲۶ راگست کو قرآن پر حلف اٹھایا۔ حلف کے لیے وہ اپنے گھر سے قرآن مجید لایا کہ سرکار کے پاس قرآن مجید کی کوئی کاپی نہ تھی۔ منتخب مسلمان رکن اسمبلی اشرف چودھری ایک سائنس دان ہیں اور وہ ۵۳ سال قبل پاکستان کے صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۷۶ء میں وہ نیوزی لینڈ چلے گئے۔ پاکستان میں وہ ایک غریب کسان فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔

☆ **ایمسٹرڈم میں اسلام کی روشنی:** ہالینڈ میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق ایمسٹرڈم میں تمام مذاہب میں

اسلام سب سے زیادہ مقبول اور باعمل مذہب پایا گیا ہے۔ روزنامہ میٹرو (Daily Metro Dutch) کے مطابق عیسائیت اور یہودیت کا نمبر اسلام کے بعد ہے۔ روزنامہ میں شائع ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق شہر کی ۱۳ فیصد آبادی مسلمان ہے۔ ۱۰ فیصد سے کم کیتھولک، ۵ فیصد پروٹسٹنٹ اور ایک فیصد یہودی ہے۔ دیگر مذاہب کے ماننے والے تقریباً بارہ فیصد ہیں۔ ۵۹ فیصد آبادی کا کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اخبار کے مطابق بیسویں صدی کے آغاز پر ہالینڈ میں مسلمانوں کی تعداد نا قابل ذکر تھی مگر وقت گزرنے کے ساتھ لوگوں کی عیسائیت میں دلچسپی کم ہوئی اور چرچ بند ہوتے گئے۔ بے مذہب افراد کی اسلام میں دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ ایمسٹرڈم کے علاوہ کئی دیگر شہروں میں بھی مسلمان سب سے بڑی مذہبی کمیونٹی ہیں۔ ہالینڈ میں پیدا ہونے والا ہر چوتھا بچہ مسلمان ہوتا ہے۔

☆ **بھارت میں ۴۰، افراد کا قبولِ اسلام:** بھارت میں ذات پات کے باعث نیچ ذاتوں سے امتیازی سلوک اور ظلم عام ہے۔ اسی امتیازی سلوک اور ظلم کی وجہ سے نیچ ذات کے ہندو، ہندو مت ترک کر کے دوسرے مذاہب کو قبول کرتے جا رہے ہیں۔ تھڈا کپور کا موہار سنگھ بھی گزشتہ ایک سال سے مسلسل امتیازی سلوک کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اس امتیازی سلوک سے تنگ آ کر اس نے اپنے ۱۹ اہل خانہ کے ہمراہ اسلام قبول کر لیا۔ علاقہ کے دیگر ۳۱ ہندوؤں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ جب سے ان افراد نے اسلام قبول کیا ہے، متشدد ہندو جماعت وی ایچ پی انہیں دوبارہ ہندو بنانے کے لیے ان پر ہر دباؤ ڈال رہی ہے مگر جمال الدین (موہار سنگھ) نے ان کے دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے: جب ہر روز ہم پر ظلم ہو رہا تھا اس وقت ہندو لیڈر کہاں تھے؟ جب ہم ہندو تھے، ہمارے بارے میں کسی نے سوچا تک نہ، اب جب کہ ہم اسلام کا انتخاب کر لیا ہے تو یہ شور و غل کیوں''۔

جمال دین کا مزید کہنا ہے کہ ہندو ہوتے ہوئے ہمیں ایک میل دور سے پانی لانا پڑتا تھا کیونکہ گاؤں کے کنوئیں سے پانی بھرنا ہمارے لیے ممنوع تھا۔ ہمارے پانی لینے سے ہندوؤں کا کنواں پلید ہو جاتا تھا جبکہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہماری کئی مشکلات دور ہو گئی ہیں اور ہم خوش ہیں۔ وی ایچ پی اور بی جے پی نے ۳۰ دیہاتوں کے سرکردہ ہندوؤں کی مہا پنچایت بلائی اور الٹی میٹم دیا کہ اگر دو دن کے اندر نو مسلموں نے فیصلہ نہ بدلا تو وہ گاؤں پر حملہ کر دیں گے۔ الٹی میٹم کا کیا بنا، اس کی تا حال کوئی خبر نہیں ملی۔

☆ **روانڈا میں اسلام کی تیز رفتاری:** شکاگو ٹریبون کے مطابق جمعہ کی اذان سے بہت پہلے روانڈا کے دارالحکومت کیگالی کے مضافات کے مسلمان شہر کی مساجد میں آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ مسجدیں اور مسجدوں کے سامنے کی جگہیں بھر جاتی ہیں۔ روانڈا میں نوے فیصد ہوٹو (Huto) نسل کے لوگ آباد ہیں جبکہ دس فیصد ٹٹسی (Tutsi) جن کا قد کافی لمبا ہوتا ہے۔ کئی صدیوں تک ٹٹسی اکثریت پر غالب رہے۔ ۱۹۵۹ء میں خانہ جنگی شروع ہوئی اور ٹٹسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا کیم

جولائی ۱۹۶۲ء کو روانڈا آزاد ہو گیا۔ ۱۹۶۳ء میں جلاوطن ٹٹسیوں نے ناکام حملہ کیا جس کے نتیجے میں ٹٹسی بڑی تعداد میں قتل ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں ٹٹسی باغیوں اور حکومت میں امن معاہدہ ہوا جو اپریل ۱۹۹۴ء میں ٹوٹ گیا جس کے نتیجہ میں وسیع قتل عام ہوا۔ پانچ تا آٹھ لاکھ افراد مارے گئے اور بیس لاکھ سے زیادہ بے وطن اور بے گھر ہوئے۔ متاثرین میں زیادہ تعداد ٹٹسیوں کی تھی۔

۱۹۸۲ء میں روانڈا کی آبادی تقریباً ۵۵ لاکھ تھی جس میں عیسائی ۵۴ فیصد اور مسلمان ۷ فیصد تھے۔ مگر اس نسلی جنگ نے عیسائی عقائد کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس وقت روانڈا کی آبادی تقریباً اسی لاکھ ہے اور اسلام معمول سے ہٹ کر ایک مقبول مذہب بن چکا ہے۔ بیس سالہ سلمہ انگعبایز جس نے ۱۹۹۵ء میں اسلام قبول کیا تھا اور جس کے دو بھائی نسلی فسادات میں مارے گئے تھے، کا کہنا ہے کہ ''نسل کشی مہم میں جو کچھ ہم نے دیکھا اس نے ہمارے ذہنوں کو بدل دیا اور ہم نے مسلمانوں کو نہایت مہربان افراد کے طور پر پایا''

دارالحکومت کیگالی کے پررونق بازاروں میں مسلمان خواتین سر پر سکارف اوڑھے جبکہ مرد لمبی قیصیں (چوغے) اور سر پر منقش ٹوپی پہنے عام نظر آتے ہیں۔ مسجدوں اور سکولوں میں طلبہ و طالبات گنجائش سے زیادہ ہیں۔ آج روانڈا کے تقریباً چودہ فیصد شہری اپنے آپ کو مسلمان شمار کرتے ہیں جبکہ نسل کشی سے پہلے یہ صرف سات فیصد تھے۔ ''ہم ہر جگہ ہیں'' یہ بات روانڈا مسلم کمیونٹی کے لیڈر شیخ صالح نے کہی۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً تمام شہروں اور قصبوں میں مسجدیں موجود ہیں اگرچہ سوڈان، تنزانیہ، یوگنڈا اور کئی دیگر افریقی ممالک میں مسلمان بڑی اکثریت میں ہیں مگر ۱۹۹۴ء کی نسل کشی تک روانڈا میں اسلام مقبول نہ تھا۔ اپریل ۱۹۹۴ء سے جون ۱۹۹۴ء تک ہوٹو ملیشیا اور عوام نے لاکھوں ٹٹسیوں کو قتل کیا۔ چند ماہ کے دوران میں ۷۵ فیصد ٹٹسی ہلاک کر دیئے گئے۔ زیادہ تر کو کدالوں، پھاوڑوں اور خنجروں سے قتل کیا گیا۔ اس دوران میں روانڈا کے مسلمانوں نے زندگی کی امید سے مایوس ہو چکے ہزاروں ٹٹسیوں کے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیے اور انہیں اپنے گھروں میں چھپا لیا۔

یحییٰ کائیرنگا جو ایک ٹٹسی نوجوان ہے وہ نسل کشی شروع ہوتے ہی اپنی ماں کو اپنے ساتھ لے کر کیگالی چلا گیا اور سنٹرل آف گیتاراما کے ایک مسلم گھرانے میں پناہ لے لی۔ اس کا باپ اور چچا جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں قتل کر دیا گیا۔ ''ہماری ان لوگوں نے مدد کی جنہیں ہم جانتے تک نہ تھے'' ایک ۲۷ سالہ نوجوان نے کہا: ''بدنام کیتھولک چرچ کی طرف واپسی بہت مشکل تھی اس لئے ۱۹۹۶ء میں اسلام قبول کر لیا'' اب یہ نوجوان منقش سنہری ٹوپی اور سفید لمبی قمیص پہنتا ہے۔ وہ روانڈا کی روایتی کیلا شراب بھی نہیں پیتا بلکہ مقامی مدرسہ میں قرآن اور عربی پڑھ رہا ہے۔ وہ روزانہ صبح کی نماز میں شریک ہوتا ہے۔ ''شروع میں، میں نے سوچا کہ اسلام تو ایک مشکل دین ہے لیکن یہ خوف جلدی دور ہو گیا۔ بلاشبہ یہ شروع میں آسان نہیں ہے مگر آہستہ آہستہ اس کی عبادات اور تعلیمات معمولات زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں''۔

روانڈا کے مسلمان لیڈر ایک بڑی مشکل جدوجہد کر رہے ہیں کیونکہ ٹٹسی اور ہوٹو مسلمانوں کی تعداد برابر ہے۔ وہ

رواداری اور معاف کر دینے کی اسلامی تعلیمات سے ان کی تربیت کر رہے ہیں۔ روانڈا میں صرف مساجد ہی نسلی کشیدگی سے محفوظ جگہیں ہیں۔ کائیرنگا کا کہنا ہے: ''اسلام میں ہوٹو اور ٹٹسی ایک ہی مقام رکھتے ہیں۔ اسلام ہمیں اخوت و بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے''، مسلم لیڈر شیخ صالح کہتے ہیں ''اپنے جانی تحفظ اور عزت و ناموس کے لیے ٹٹسیوں کا بڑا حصہ اسلام قبول کر چکا ہے تو ہوٹو بھی اپنے گناہ گار ماضی سے جان چھڑانے کے لیے اسلام میں پناہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں پر خون محسوس کرتے ہیں اور اپنے آپ کو پاک کرنے اور گناہ بخشوانے کے لیے اسلام قبول کر رہے ہیں۔

☆ **حجاب سے متاثر ہو کر ہندو خاتون کا قبولِ اسلام:** لندن (ثناء نیوز) برطانیہ میں ایک ہندو خاتون نے پردے کے تصور سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایک ہندو خاتون جو کچھ عرصہ قبل اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے برطانیہ گئی، نے اسلام میں عورت کے لیے پردے کے احکامات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان کا نیا نام نور رکھا گیا ہے۔ لندن میں ثناء نیوز سے بات چیت کے دوران میں نور نے دین اسلام کی قبولیت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جب وہ دین اسلام کی طرف سے عورتوں کے دیئے گئے حقوق سے واقف ہوئیں تو انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عورتوں کو دیگر مذاہب کے مقابلے میں سب سے زیادہ حقوق دیتا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے دین اسلام قبول کیا۔

☆ **جنوبی کوریا میں ۲۲ افراد کا قبول اسلام:** ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ (WAMY) کے دعوتی پروگراموں کے نتیجے میں جنوبی کوریا میں بائیس افراد نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ سیؤل میں وامی کے نمائندے شیخ عبدالرحمٰن نے بتایا کہ نو مسلموں میں اٹھارہ عورتیں ہیں۔ ان عورتوں میں ایک روسی اور ایک تائیوانی ہے۔ وہ مسلمانوں کے طرز زندگی اور حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئیں۔

☆ **برطانوی خاتون صحافی ''ریون ریڈلی'' کا قبول اسلام:** بی بی سی کے مطابق ''سنڈے ایکسپریس'' کے لیے کام کرنے والی برطانوی خاتون صحافی ''ریون ریڈلی'' نے قرآن پاک اور دیگر اسلامی کتب کے مطالعے کے بعد اسلام قبول کر لیا ہے۔ یاد رہے! طالبان دورِ حکومت میں قید رہنے والی ریڈلی نے رہائی کے بعد اپنی گرفتاری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ طالبان نے اس کی رہائی اسلام قبول کرنے سے مشروط کر دی تھی۔ تاہم انہوں نے طالبان کا مطالبہ یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ وہ اسلام کے مطالعہ کے بعد ہی کوئی فیصلہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن پاک کے مطالعے کے بعد یہ تسلیم کیا ہے کہ اسلام نجات دینے والا مذہب ہے''۔

(بشکریہ: ماہنامہ ''بیدار ڈائجسٹ'' اکتوبر ۲۰۰۲ء)